کرکٹ بحران

مسلسل شکستیں اور تبدیلیاں

ناصر نقوی
(مصنف سینئر جرنلسٹ اور کالم نویس ہیں)





ماضی کی طرح پاکستان کرکٹ ٹیم ایک مرتبہ پھر گمبھیر بحران میں پھنس گئی ہے۔ مسلسل شکستوں کے باعث کھلاڑی ہی نہیں، سلیکٹرز، کوچ، کرکٹ بورڈ سخت تنقید کا نشانہ بنا ہوا ہے، کیونکہ کرکٹ پاکستان میں صرف کھیل نہیں، قومی جذبات کا حصہ بن چکی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب جب قومی ٹیم نے فتح حاصل کی، قوم نے پورے ملک میں جشن منایا۔ ہار جیت ہر کھیل کا نمایاں حصہ ہوتی ہے، لیکن جب قومی ٹیم کے ذمہ دار دعووں کے باوجود بہتر کارکردگی نہیں دکھا سکیں اور مایوس کن کھیل کا مظاہرہ کریں، ہر مرتبہ ایک جیسی غلطیاں دہرائیں اور شکست درشکست مقدر بن جائے تو پھر سوال تو اٹھیں گے، تنقید بھی ہوگی اور یہ سب کچھ صرف کھلاڑیوں تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ کرکٹ بورڈ، سلیکٹر، سلیکشن کے طریقہ کار، کوچز اور مجموعی حکمت عملی کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے گا۔

گزشتہ چند سالوں میں پاکستانی کرکٹ غیر یقینی صورتِ حال سے گزری، لہٰذا سوال یہ پیدا ہوگیا کہ حقیقی بحران میدان میں ہے کہ میدان سے باہر؟ حالانکہ پاکستان میں باصلاحیت کھلاڑیوں کی کمی نہیں، پھر بھی اگر گزشتہ چند سالوں کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جائے تو ہنگامہ خیزی دکھائی دے گی۔ 2024 کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں قومی ٹیم پہلے مرحلے میں ہی مقابلے سے باہر ہوگئی تھی، نکہ ایک اچھی ٹیم جو ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ جیتنے گئی تھی، وہ نہ صرف امریکہ جیسی ٹیم سے شکست کھا گئی بلکہ روایتی حریف بھارت سے جیتا ہوا میچ بھی ہار گئی۔ اسی طرح 2023 میں ایک روزہ ورلڈ کپ میں بھی قومی ٹیم سیمی فائنل تک نہیں پہنچ سکی تھی، جس نے یہ بتا دیا کہ صرف انفرادی صلاحیت پر انحصار عالمی کرکٹ میں کامیابی

کے لیے کافی نہیں۔

پھر یہ بات 2025 میں سامنے آئی کہ صورتِ حال مکمل طور پر مایوس کن نہیں، منصوبہ بندی اور حکمت عملی کا فقدان ہے۔ اس سال پاکستان کرکٹ ٹیم نے مختلف انداز میں 56 بین الاقوامی میچ کھیلے اور ان میں سے 30 میں کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح ٹی ٹوئنٹی ٹیم نے 34 میچوں میں سے 21 میچ جیتے۔ یہی نہیں، اسی ٹیم نے بنگلہ دیش، جنوبی افریقہ اور ویسٹ انڈیز کے خلاف سیریز میں بھی فتح حاصل کی، بلکہ پاکستان نے دوسہ ملکی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹس میں بھی کامیابی حاصل کی۔ اسی سال پاکستان نے تقریباً 30 سال بعد آئی۔سی۔سی چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی بھی کی۔

2025 کے ایشیا کپ میں پاکستان فائنل میں پہنچا، لیکن فائنل میں روایتی حریف بھارت کے خلاف مضبوط آغاز کے باوجود ڈھیر ہو گیا، کیونکہ اچانک بیٹنگ لائن ریت کی دیوار کی طرح گر گئی اور بھارت پانچ وکٹوں سے فتح حاصل کر کے ایک مرتبہ پھر ایشیا ورلڈ کپ جیتنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس شکست سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ کامیابیوں کے باوجود بھی بڑے مقابلے میں مستقل مزاجی کا فقدان برقرار رہا۔ پاک بھارت مقابلہ ہر صورت میں پاکستانی کھلاڑیوں کے لیے دباؤ کا باعث بنتا ہے۔ پاکستانی کھلاڑی اپنے پرستاروں کی خواہش پر روایتی حریف کے مدِ مقابل ہوش اور حکمت عملی کی بجائے عوامی جذبات کو مدِ نظر رکھ کر کھیلتے ہیں، لیکن ایسے میں ٹیم آفیشلز بھی کھلاڑیوں کے اعتماد کی بحالی اور اسپورٹس مین اسپرٹ پر کوئی دھیان نہیں دے پائے، ورنہ ایشیا کپ میں کھلاڑیوں کی کارکردگی یک دم زمین بوس ہرگز نہ ہوتی۔

اب اگر 2026 کو پرکھنے کی کوشش کریں تو ٹیسٹ میچوں کی صورتِ حال نے بحران کو مزید نمایاں کر دیا۔ ویسٹ انڈیز سے ایک ایک میچ سے سیریز برابر ہوئی، یہ کوئی بری کارکردگی نہیں تھی، لیکن انگلینڈ کے خلاف پاکستان کو ایک اننگز اور 103 رنز سے شکست ہوئی، جبکہ دوسرا ٹیسٹ بھی انگلینڈ نے 194 رنز سے جیت لیا۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ لارڈز کے میدان میں پاکستان کو عبرت ناک شکست ہوئی، جہاں پاکستان نے ہمیشہ یادگار کرکٹ کھیلی۔ دلچسپ اور حیران کن کارکردگی یہ ہے کہ ان دونوں میچوں کی چار اننگز میں پاکستانی ٹیم 200 اسکور تک بھی نہیں پہنچ سکی، لہٰذا شائقینِ کرکٹ ضرور سوال کریں گے کہ ایسا کیوں ہوا؟

اس صورتِ حال میں بات اسکور بورڈ کی شکست سے آگے نکل گئی۔ سنگین سوالات اٹھے کہ بیٹنگ کی عدم استحکام، تکنیکی کمزوری، بیرونِ ملک مشکل حالات میں کھیلنے کی صلاحیت اور ٹیم مینجمنٹ کے فیصلے ناقص تھے۔ اس لیے پاکستان کرکٹ بورڈ نے سخت ردِ عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیسرے ٹیسٹ سے پہلے محمد رضوان، امام الحق، سلمان علی آغا، علی عثمان، عامر جمال، محمد اویس ظفر اور خرم شہزاد سمیت سات کھلاڑیوں کو ٹیسٹ اسکواڈ سے فارغ کر کے سات نئے کھلاڑی شامل کر دیے، جن میں سے پانچ کھلاڑی ایسے تھے جنہوں نے ٹیسٹ کرکٹ کھیلی ہی نہیں۔ کھلاڑیوں کے ساتھ ریڈ بال ہیڈ کوچ سرفراز احمد اور باؤلنگ کوچ عمر گل کی بھی چھٹی کرا کے مائیک ہیسن کو ٹیم کی ذمہ داری دے دی گئی، جبکہ ایشلے

نو فکے کو بیک روم اسٹاف میں شامل کر دیا گیا۔ اس سے قبل اگست میں مائیکل اسمتھ کو دو سال کے لیے قومی ٹیم کا بیٹنگ کوچ مقرر کیا جا چکا تھا۔

ان تبدیلیوں سے سوالات و تنقید کا سلسلہ رکا نہیں، بلکہ ہر کسی نے یہ تنقید کی کہ اگر اسی طرح اچانک تبدیلیوں کی روایت چل نکلی تو کھلاڑیوں کا اعتماد کیسے بحال ہوگا اور کھلاڑیوں میں ٹیم اسپرٹ کیسے پیدا کی جا سکے گی؟ کیونکہ کرکٹ کا موجودہ بحران ہو کہ مستقبل کی منصوبہ بندی بڑے پیمانے پر تبدیلیاں حقیقی مسائل کا حل نہیں ہیں۔ رائٹرز کا دعویٰ ہے کہ پاکستان کرکٹ ٹیم میں چند برسوں میں کپتان، کوچ، سلیکٹر، کھلاڑیوں کی تبدیلی سے کبھی بھی مثبت نتائج نہیں نکلیں گے۔ سابق پاکستانی کوچ حیسن گلیسپی نے بھی حالیہ تبدیلیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلسل ردوبدل ٹیم کو استحکام اور کھلاڑیوں کو اعتماد نہیں دے گی۔ اس کا اندازہ پاکستان کی آٹھ ٹیسٹ سیریز سے لگایا جا سکتا ہے، جس میں اسے صرف ایک سیریز میں فتح نصیب ہوئی۔



لیکن پاکستان کرکٹ بورڈ کے حمایتی کہتے ہیں مسلسل ناکامی اور ناقص کارکردگی کے بعد احتساب ضروری تھا۔ اگر سینئر کھلاڑی بار بار مواقع ملنے کے باوجود اچھی کارکردگی یا مطلوبہ نتائج نہیں دیتے تو ان کی جگہ نئے باصلاحیت کھلاڑیوں کو موقع ملنا چاہیے، کیونکہ قومی ٹیم کسی کی مستقل ملکیت نہیں، یہاں معیار صرف کارکردگی ہی ہونا چاہیے۔ جبکہ اسپورٹس لورز اور سابق قومی کھلاڑیوں کی رائے ہے کہ اگر ہر شکست کے بعد کپتان کو تبدیل کر دیا جائے تو سلیکشن پالیسی بھی تبدیل ہو جائے گی۔ ایسے میں طویل المدتی منصوبہ بندی ناممکن ہو جائے گی۔

اسی طرح نئے کھلاڑیوں کی اعتماد سازی کے لیے بھی ضروری ہے کہ انہیں ایک دو ناکامیوں کے باوجود اپنی صلاحیتوں کو ثابت کرنے کے مواقع ملنے چاہییں، ورنہ نکالے جانے کے خوف میں ان کی بھرپور صلاحیتیں بھی کارگر ثابت نہیں ہوں گی۔ اسی طرح کوچز کو بھی واضح مدت، اختیار اور اہداف دیے جانے چاہییں، ورنہ قومی ٹیم کو مضبوط نہیں کیا جا سکے گا، بلکہ انفرادی مقابلے کے رجحان میں اضافہ ہوگا۔ ہر کوئی اپنی جگہ بنانے کے لیے کارکردگی دکھائے گا، مجموعی طور پر ٹیم اسپرٹ پیدا نہیں کی جا سکے گی اور اگر ٹیم اسپرٹ سے نہ کھیلا گیا تو پھر کرکٹ ''بائی چانس'' کا فارمولا ہی دکھائی دے گا۔ ہار جیت کی آنکھ مچولی قسمت سے ہی ختم ہوگی، اس لیے کہ مدِ مقابل پر فتح حاصل کرنے کے لیے ہر ٹیم کی مشترکہ حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کرکٹ کے میدان میں انفرادی کارکردگی صرف ذاتی ریکارڈ تک ہی محدود رہ جاتی ہے جیت ہمیشہ مشترکہ حکمت عملی اور اجتماعی کارکردگی کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔

پاکستان میں باصلاحیت کرکٹرز کی کمی نہیں، مسئلہ ان صلاحیتوں کو عالمی معیار پر منظم کرنے کا ہے۔ ڈومیسٹک کرکٹ اور قومی کرکٹ کے درمیان واضح فرق کارکردگی اور کھیل کے حوالے سے نظر آنا چاہیے۔ کھلاڑیوں کی میرٹ پر سلیکشن، جدید کوچنگ، ذہنی اور جسمانی تربیت اور مربوط انتظامی حکمت عملی میں ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی، یعنی ہر فارمیٹس کی تیاری کیونکہ کرکٹ کے ہر انداز کے تقاضے مختلف ہیں۔

حالیہ تبدیلیاں پاکستان کرکٹ کے لیے نئے دور کا آغاز بھی بن سکتی ہیں، کیونکہ اس بڑے فیصلے سے احتساب کا رواج جنم لے سکتا ہے، لیکن اس کے لیے بھی کرکٹ بورڈ کو مستقل مزاجی کا مظاہرہ کرنا پڑے گا، ورنہ یہ تبدیلی بھی ماضی کی طرح عارضی تجربہ ہی قرار پائے گی۔ کیونکہ نئے کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں کے مظاہرے کے لیے وقت درکار ہوگا۔ ہر کھلاڑی دباؤ اور غیر معمولی حالات میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ ایسے میں نکالے جانے کا خوف بھی کارکردگی پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اگر چند شکستوں کے بعد پھر کوئی بڑا فیصلہ آ گیا تو پھر کرکٹ بحران خاتمے کی بجائے بڑھ جائے گا، کیونکہ ٹیمیں صرف باصلاحیت کھلاڑیوں اور کسی ایک فرد کی کامیابی سے ہرگز نہیں بنتیں، اس کے لیے مستقل منصوبہ بندی، واضح حکمت عملی، اعتماد سازی کے ساتھ احتساب اور تسلسل کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

اس صورتِ حال میں پاکستان کرکٹ بورڈ کی توجہ ہار جیت کی بجائے ایک مستقل حکمت عملی سے ڈومیسٹک کرکٹ کے باصلاحیت کھلاڑیوں کا میرٹ پر انتخاب کر کے انہیں ان کے کھیل کے مطابق ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی کے حوالے سے تیار کرانے کی منصوبہ بندی کرنی ہوگی، کیونکہ ہر شکست کے بعد ٹیم، کوچز، سلیکٹرز اور کھلاڑیوں کی اکھاڑ پچھاڑ سے مثبت نتائج نہیں نکل سکتے۔ پاکستان کرکٹ کے حوالے سے انتہائی زرخیز سرزمین ہے، یہاں ٹیلنٹ کی کمی نہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی اور انہیں عالمی معیار کی کوچنگ دینے کے انتظامات کرنے ہوں گے۔ وقتی شکستوں کو بھول کر مستقبل کی فتوحات کی منصوبہ بندی ابھی بھی ممکن ہے۔

اکتوبر ۲۰۲۶ء

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	معلومات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی $
1	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور کارنامے 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور کارنامے 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور کارنامے 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سو اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	خطوط قائداعظم (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بارے میں اقوال	انگریزی	400/-	$-15
9	جشن آزادی کا سال (پیپر بیک)	انگریزی	250/-	$-10
10	[illegible]	اردو	250/-	$-10
11	[illegible]	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان ایئر فورس	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کی بحریہ 1947ء تا 2006ء (مجلد)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کی بحریہ 1947ء تا 2006ء (پیپر بیک X پیمائش)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان کی فضائیہ	انگریزی	250/-	
16	پاکستان نیوی کا سفر	انگریزی	50/-	$-02
17	آئی ایس آئی کے 60 سال	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان کی افواج کی خدمات میں کمی بیشی کا تجزیہ	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان کی مسلح افواج کی تاریخ (پیپر بیک ایڈیشن)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	[illegible]	انگریزی	2500/-	$-125
21	پھولوں کے 50 رنگ	انگریزی	50/-	
22	طریب الجلیس	انگریزی	200/-	$-12
23	[illegible]	انگریزی	200/-	$-08
24	گھر میں آسان باتیں (اردو کراس ورڈ پزل)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم اسلامی بین الاقوامی (اردو کراس ورڈ پزل)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی مقدر	اردو	15/-	$-01
27	[illegible] (علامہ اقبال کی شاعری سے انتخاب)	اردو	100/-	$-04
28	[illegible] (پیغام محمد ﷺ)	انگریزی	615/-	$-50
29	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	500/-	$-60
30	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	350/-	$-17
31	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	500/-	$-60
32	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	500/-	$-60
33	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	500/-	$-60
34	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	400/-	$-60
35	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	500/-	$-60
36	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	400/-	$-60
37	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	400/-	$-60
38	[illegible] 2018ء (کلر پیجز)	اردو	400/-	$-60
39	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	400/-	$-15
40	[illegible] (کلر پیجز)	اردو	400/-	$-60
41	[illegible] (گراف شیٹ)	اردو	100/- فی شیٹ	
42	[illegible] (اسٹیکرز)	اردو		
43	[illegible] (رنگ کرنے کی کلر پیجز)	اردو	10/-	
44	[illegible] (گراف شیٹ)	اردو	100/- فی شیٹ	
45	[illegible] (اسٹیکرز)	اردو		
46	پاکستان کا دریا	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، بی۔ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176



ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ریجنل آفس: 291 اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔